the Mughals had been defeated at present owing to snow and rain, yet another army would soon arrive, and then it would be impossible for the Kashmīrī forces to continue resistance. Yūsuf Shāh should, therefore, proceed with the Rājā to the Emperor's presence.[1] Yūsuf Shāh held talks with the envoys the whole night, and finally entered into an understanding with them.[2] Early next morning, under the pretext that he was going to inspect the troops, he left the Kuārmast Pass, and went to the village of Barzala.[3] After cheering up the inhabitants and the soldiers there, he proceeded to Būliāsa where he inspected the army, and was told by the Mīr Bakhshī that it consisted of 15,000 horse, 25,000 foot and 7,000 musketeers. He then with a few horsemen escaped to the Mughal camp, which he joined on February 14, 1586.[4]

Although the Kashmīrīs had been betrayed by their ruler, their spirit was not broken. In place of Yūsuf Shāh they set up Ya'qūb as their Sulṭān and resumed the struggle against the invaders.[5] The Mughals suffered great hardships on account of snow, cold, rain, and scarcity of food. Taking advantage of this Bābā Ṭālib Isfahānī, Muḥammad Salim Kāshgharī, and other Kashmīrī commanders inflicted great loss upon them. Realising the terrible state of his army and also affected by the news of Zain Khān's defeat in the North-Western Frontier, Rājā Bhagwān Dās made peace overtures to Ya'qūb by sending Mīrzā Akbar Shāhī to him.[6] Ya'qūb agreed to cease hostilities, but the final treaty was concluded by the Rājā with Yūsuf Shāh.[7] It was

1. *Ibid.*, f. 189a.
2. *Ibid.*, f. 189b. H.M. and A.N. do not give the names of the envoys. But B.S. refers to one envoy as Mīrzā Qāsim, the grandson of Khwāja Ḥājī.
3. It is in the Badgām Taḥṣīl, Bārāmūla dist.
4. H.M., f. 189b; A.N., iii, 724. But A.N. wrongly says that it was Yūsuf who sent an envoy to the Mughal camp expressing his desire to submit.
5. B.S., f. 176a. Fighting mostly took place in the pass of Būliāsa. Jahāngīr in his *Tuzuk*, ii, 132, says that it was in this pass that Ya'qūb fought against Bhagwān Dās. According to B.S., f. 177b, the Mughal camp was established in the village of Būliāsa.
6. B.S., f. 177a; H.M., ff. 199a-b; T.A., ii, 401. A.N., iii, 725, is incorrect in stating that "Kashmīrīs came forward with entreaties and proposed peace." See also M.T., ii, 363.
7. T.A., ii, 401; M.T., ii, 363.

ERZIN ZULCHU & ZULQADIR KHAN TATARI 1320 AD

بن موانوکان بن چغتائی خان بن چنگیز خان۔

یونس خان کا حال

جب اتنا لکھا گیا ہے تو مناسب ہے کہ تھوڑا سا حال ان خوانین کا بھی بیان کر دیا جائے یونس خاں اور ایسن بوغا خاں دونوں ویس خاں کے بیٹے تھے۔ یونس خاں کی ماں ترکنی تھی۔ شیخ نورالدین بیگ قوم قبچاق سے ایک امیر تھا جسکو امیر تیمور نے سردار بنایا تھا اُسکی بیٹی یا پوتی تھی۔ ویس خاں کے مرنیکے بعد مغلوں کے خاندان میں دو فرقے ہوگئے۔ جو فرقہ کم تھا وہ یونس خاں کی طرف ہوگیا۔ اور جو فرقہ زیادہ تھا وہ ایسن بوغا خاں کی جانب۔ اس سے پہلے یونس خاں کی بڑی بہن کی شادی الغ بیگ میرزا نے عبدالعزیز میرزا کے ساتھ کی تھی۔ اس مناسبت سے یہ بات ہوئی کہ ایرزن (جو نارین گروہ میں امیر تھا) اور میرک ترکمان (جو گروہ خراس[1] کے امرا میں سے تھا) یونس خاں کو قوم مغل کے تین چار ہزار گھروں[2] سمیت الغ بیگ میرزا پاس لائے تاکہ اُنسے مدد لیکر پھر مغلوں کی قوم کے سردار بنجائیں میرزا نے یہ بیمروتی کی کہ بعض کو تو قید اور بعض کو ملک میں ادھر اُدھر پریشان کر دیا۔ اور خان کو عراق کی جانب بھیجدیا۔ یہی زمانہ مغلوں کے خاندان میں ایرزن کی تباہی حادثۂ عظیم کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ خان برس دن سے زیادہ تبریز میں رہا۔ اُس زمانہ میں وہاں کا بادشاہ جہانشاہ بارانی قراقویلوق[3] تھا۔ وہاں سے خان شیراز میں آیا۔ شیراز میں شاہرخ میرزا کا دوسرا بیٹا سلطان ابراہیم میرزا حاکم تھا۔ پانچ چھ مہینے کے بعد ابراہیم سلطان میرزا مرگیا۔ اُسکا بیٹا عبداللہ میرزا اسکا جانشین ہوا۔ خان نے عبداللہ میرزا کی نوکری کرلی سترہ اٹھارہ برس تک خان وہیں رہا۔ جب زمانہ میں سلطان الغ بیگ میرزا میں اور اُسکے فرزندوں میں جنگ ہوئی اُس زمانہ میں ایسن بوغا خاں نے موقع پاکر فرغانہ کو کند بادام تک برباد کر دیا۔ اور اندجان پر قبضہ کرکے وہاں کے لوگوں کو قید کرلیا۔ جب سلطان ابوسعید میرزا بادشاہ ہوئے تو اُنہوں نے فوج جمع کرکے یانگی[4] سے اُس طرف آشپرہ[5] کے مقام پر جو مغلستان میں ہے ایسن بوغا خاں کو کامل شکست دی۔ پھر سلطان ابوسعید میرزا نے ایسن بوغا خاں کے فتنہ و فساد سے بچنے کے لیے یہ تدبیر کی کہ یونس خاں کو اُس رشتہ کے سبب سے کہ اُسکی بڑی بہن عبدالعزیز میرزا کی بیوی تھی عراق اور خراسان سے بُلاکر دعوتیں کیں۔ اُسکو ٹھیک کر اپنا بنالیا۔ اور مغلوں کے خاندان کا سردار کرکے مغلستان روانہ کیا۔ اس وقت ساغرچی قبیلہ کے تمام سردار

---

[1] نسخہ (خراس) ۱۲ [2] تاتار کے لوگ اپنی قوم کا شمار گھروں سے اور خیموں وغیرہ سے کیا کرتے ہیں ۱۲ [3] قراقویلوق یا قرقیلو ترکمان یعنی کالی بھیڑوں والے ترکمان۔ تاریخ فارس اور بغداد میں ان کے نام یہی لکھے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان قوموں کے جھنڈوں پر یہی علامتیں بنی ہوئی تھیں ۱۲ [4] یانگی یا ینگی۔ شہر جدید جس کو عربی میں المدینۃ الجدید کہتے ہیں۔ یعنی اطرار دریائے سیر کے کنارے پر ترکستان میں ایک شہر ہے ۱۲ [5] نسخہ (دشپرہ) اس کا ذکر تاریخ تیموریہ میں آیا ہے۔ یانگی سے شمال مشرق کی جانب ایک ندی کے کنارے پر واقع ہے آباد ہے ۱۲

پشت نمبر		
9	اولاد خواجہ محمد موسیٰ بانڈے	
10	خواجہ عبدالکریم بانڈے	
11	خواجہ عبدالرزاق بانڈے	
12	خواجہ عبدالحکیم بانڈے	
13	خواجہ قدوس بانڈے	
14	خواجہ باقی بانڈے	خواجہ عبدالرحمن بانڈے
15	خواجہ محمد شریف بانڈے	خواجہ محمد سالار بانڈے
16	خواجہ حسن بانڈے۔ ان کا سلسلہ ختم ہوچکا ہے۔	خواجہ عبدالجبار بانڈے
17		خواجہ عبدالقدوس بانڈے
18		خواجہ غلام رسول بانڈے
19		خواجہ ظہیر الدین بانڈے
20		خواجہ عبدالرحیم بانڈے۔ وفات 1288ء
21		خواجہ نظام الدین بانڈے۔ وفات 1309ء
22		خواجہ حسن شاہ بانڈے۔ وفات 1346ء
23		خواجہ عبدالرحیم بانڈے۔ متولی درگاہ شریف
		حضرت بل سرینگر 1931ء

روپا خان

والا تبار خان

قدرت بیگ

لعل بیگ

رحمت بیگ

فضل بیگ

موسیٰ بیگ

نجم الدین

ملاں صوفی

بازگل

عالم الدین

محمد یاسین

غلام محی الدین

بشیر اللہ مغل

شبیر حسین

ظفر بشیر مغل

اکرام بشیر

عبدالقادر بشیر

وقار احمد

منصور خان

مراد خان

عبدالرحیم

علی محمد

سلطان محمد

عبدالکریم

عبدالمجید

عبدالحکیم

عبدالغفور

سبقت اللہ

محمد ابراہیم

میاں سلطان

میاں سیف الملوک

خواجہ نظا م الدین
اولیاء کیاں شریف

میاں طواسین

میاں عبدالمجید

میاں مرزا عبدالرشید

تومنہ خان
کچولا بہادر
قبل خان
ایروم جی برلاس
برقان بہادر
امیر مسوغو چیچن
یسوکا بہادر
قراچار نوئیاں
چنگیز خان
خان اعظم
ایجل نوئیاں
اینگیز نوئیاں
امیر برکل
امیر تیمور
شہنشاہ ثمرقند
میران شاہ
سلطان محمد مرزا
ابو سعید مرزا
عمر شیخ مرزا
ظہیرالدین بابر
شہنشاہ ہندوستان و کابل
نصیرالدین ہمایون
جلال الدین محمد اکبر
نورالدین جہانگیر
شاہ جہاں
اورنگزیب عالمگیر
معظم علی خان
اعظم علی خان
متا خان
چک خان
بیراج خان
روپا خان
والا تبار خان
منصور خان

تاریخی حوالہ جات

فاتح کشمیر 1320ء ارزین خان جسے کشمیر میں زوالقدر خان تاتاری اور زوالچو کہتے ہیں واپسی کے سفر میں طوفانی برفباری میں دیواسانی کے مقام پر بمعہ 72000 ہزار فوج اور 50000 ہزار قیدیوں کے سنو ایوالنچ میں مارا گیا – زوالقدر خان تاتاری کا نام بابر نامہ صفحہ 10 سطر نمبر 9 پر ایرزن خان درج ہے جبکہ کشمیر انڈر دی سلطانز کے صفحہ 177 پیرا نمبر 2 سطر نمبر 8 پر زین خان درج ہے جبکہ تاریخ فرشتہ اور شجرہ ترکمین میں ارزن درج ہے تاریخ وفات 1320ء ہے اور سلسلہ اوردا سفید خیل ہے – ارزن خان کے واپس اوردا سرائے نہ پہنچ سکنے اور بڑے بیٹے کے ارزن کے ہمراہ گمنام ہو جانے اور چھوٹے بیٹے چمطانی خان کی عمر صرف دو سال ہونے کی وجہ سے ترکستان کی عنان حکومت شیبان خان کی اولاد میں سے ارزن خان کے چچازاد بھائی مبارک خواجہ کو بطور اطالیق حوالہ کیا گیا – 1344ء میں چمطانی خان کے جوان اور حکومت سنبھالنے کے قابل ہونے پر ترکستان سفید خیل کا اقتدار حوالے کیا گیا

ملک سراج الدین بن زولقدر خان تاتاری سلطان شاہ میر کے دور میں شاہی محل شاہی اصطبل اور شاہی خزانے کے محافظ اور وزیر اعظم تھا –سلطان جمشید کو 1343ء میں معزول کر کے سلطان علاؤالدین کو بادشاہ کے منصب پر فائز کروانے میں ملک سراج الدین نے کلیدی کردار ادا کیا – تاریخ ملکان کشمیر صفحہ – 53 – 252 کشمیر انڈر دی سلطانز صفحہ نمبر 68

سلطان علاالدین کی وفات 1356ء کے بعد اسکے جانشین نے ملک سراج الدین اور اسکے بیٹے ملک اسرارالدین کو گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا 1360ء میں دوران قید ملک سراج الدین کی موت پر ملک اسرارالدین کو رہا کیا گیا

ملک بدیع الزمان بن ملک اسرارالدین بن ملک سراج الدین بطور سفیر کشمیر دربار تیمور صاحبقراں ثمرقند مقرر ہو کر حاضر ہوا جب امیر تیمور کو معلوم ہوا کہ ملک بدیع الزمان معزول حاکم ترکستان تختمانش خان جو 1395ء کی جنگ سرائے کے بعد سے بمعہ خاندان کے تیمور کی قید میں تھا کا چچا زاد بھائی ہے تو تیمور نے ملک بدیع الزمان کو بھی تختمانش خان کے ساتھ قرشی میں قید کر دیا تیمور کی موت کے کافی عرصہ بعد تیمور کے جانشین میران شاہ نے ملک بدیع الزمان کو رہا کر کے واپس کشمیر روانہ کیا –

تاریخ ملکان کشمیر صفحہ 262

شاہ بدیع اللہ عرف شاہ بادی کاردار مدارالمہام سرینگر نے سیلاب 1534ء کے بعد آنے والے قحط میں ہزاروں من غلہ باہر سے منگوا کر قحط زدہ علاقوں میں تقسیم کیا جس پر اسوقت کے بادشاہ کشمیر سلطان محمد شاہ نے شاہ بدیع اللہ کو خواجہ کا خطاب دیا جس کے معنیٰ آقا ہیں اسکے بعد ملک سراج الدین کی اولاد نے لقب ملک لکھنا چھوڑ کر لقب خواجہ لکھنا شروع کیا

تاریخ ملکان کشمیر صفحہ 252

خواجہ حاجی محمد بن شاہ بدیع اللہ دربار ہمایوں میں سلطنت کشمیر کی طرف سے سفیر تھا – مرزا حیدر دوغلت کے خلاف مہم 1550ء کا سربراہ خواجہ حاجی محمد تھا – مرزا حیددر دوغلت قلعہ خیام سرینگر میں خواجہ حاجی محمد کے خیمے کے باہر اپنے تیرچی قور شاہ کے تیر سے زخمی ہو کرفوت ہوا

گلدستہ کشمیر از پنڈت نرائن کول خستہ – تاریخ اعظمی – کشمیر انڈر دی سلطانز صفحہ 164

خواجہ قاسم بانڈے جسے مرزا قاسم شاہ بھی کہا جاتا ہے سلطنت کشمیر کی طرف سے دربار شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر میں سفیر مقرر تھا – 1586ء کی جنگ مابین بادشاہ ہند اور سلطان کشمیر میں دونوں بادشاہان میں معاندہ کروانے کے صلے میں بادشاہ جلال الدین محمد اکبر نے ڈھاکہ و سلہٹ بنگال بطور انعام خواجہ قاسم بانڈے کو بطور جاگیر عطا کیا – بانی آل انڈیا مسلم لیگ نواب سر نواب بہادر سر سلیم اللہ خان اور گورنر جنرل و وزیراعظم پاکستان خواجہ ناظم الدین خواجہ قاسم بانڈے کی اولاد میں سے ہیں

تاریخ ملکان کشمیر صفحہ 252 و 261 کشمیر انڈر دی سلطانز صفحہ 164

شاہ بدیع اللہ عرف شاہ بادی کاردار مدار المہام سرینگر 60 – 1525ء کے بیٹے خواجہ کاظم بانڈے کی اولاد تسلسل کے ساتھ 1886ء تک کاردار شانگس و کاردار کشن گھاٹی موجودہ وادنی نیلم کے منصب پر فائز رہی – آخری کاردار خواجہ عبداللہ جو بن خواجہ یعقوب جو کی وفات کے بعد ڈوگرہ مہاراجہ نے کاردار کا عہدہ ختم کرکے ہر کارداری کے علاقے کو دو دو زیلداریوں میں منقسم کیا اور علاقہ کشن گھاٹی کیلیئے ملک انور اور علاقہ لودھروان کیلیئے خواجہ عبداللہ جو کے بڑے صاحبزادے خواجہ سیف الدین کو زیلدار مقرر کیا

وجہ تسمیہ بانڈے گوت

1 - ملک سراج الدین بن زوالقدر خان تاتاری 1356ء سے وقت موت 1360ء تک سلطان علاالدین کا بوقت تخت نشینی ساتھ دینے پر قید رہا

2 – ملک اسرار الدین بن ملک سراج الدین کو بھی والد کے ساتھ قید خانے میں ڈال دیا گیا جہاں سے 1360ء میں والد ملک سراج الدین کی وفات کے بعد رہائی ملی

3 – ملک بدیع الزمان بن ملک اسرار الدین بن ملک سراج الدین بطور سفیر کشمیر دربار تیمور صاحبقراں ثمرقند میں 1400ء میں حاضر ہوا جب تیمور کو معلوم ہوا کہ ملک بدیع الزمان معزول حاکم ترکستان تختمانش خان کا چچا زاد بھائی ہے تو ملک بدیع کو بھی گرفتار کرکے تختمانش خان کے ساتھ قرشی میں قید کر دیا گیا جہاں سے تیمور کی وفات کے بعد رہائی ملی

مسلسل تین نسلوں کے مختلف ادوار میں قید بھگتنے اور ترکستان میں موجود چچا زاد حکمران تختمانش کا بمعہ سارے کے سارے زوالقدر خاندان کے تیمور کی قید میں چلے جانے کا سن کر اہل کشمیر نے ملک بدیع الزمان جو تیمور کی قید سے رہا ہو کر آیا تھا کو بانڈے ملک کہنا شروع کر دیا بانڈے بمعنی قیدی اس طرح لفظ بانڈے رفتہ رفتہ گوت بن گئی

بانڈے عماندین کا سرینگر سکردو شاہراہ پر بانڈی پورہ آباد کرنے میں یہ امر بھی شامل ہیکہ انکے جد امجد کی موت اور طاقت کا خاتمہ اس مقام کے نذدیک دیواسانی سکردو میں ہوا – اس شاہراہ اور اس علاقے کے ساتھ انکی جذباتی وابستگی رہی ہے - اسی طرح جب کشن گھاٹی میں لوات اور کیرن کے درمیان خواجہ عبدالسلام کاردار کشن گھاٹی نے گاؤں آباد کیا تو اسکا نام ارزن خان زوالقدر کے نانا نیکودر کے نام پر نگدر رکھا تاکہ جذباتی وابستگی اور بزرگوں کی یاد برقرار رہے

شاہ بدیع بانڈے
کاردار مدارالمہام – سرینگر
خواجہ حاجی محمد
سفیر دربار ہمایوں
خواجہ محمد مومن
خواجہ عبدالکریم
خواجہ عبدالرزاق
خواجہ عبدالحکیم
خواجہ قدوس بانڈے
خواجہ عبدالرحمان بانڈے
خواجہ بلاقی بانڈے
خواجہ محمد شریف بانڈے
خواجہ حسن بانڈے
وزیر اعظم و مدارالمہام
سرینگر کشمیر – 1786ء
اولاد پونچھ میں ہے
خواجہ سخی بانڈے
اولاد سکردو میں ہے
خواجہ محمد سالار بانڈے
خواجہ عبدالجبار بانڈے
خواجہ عبدالقدوس
خواجہ غلام رسول
خواجہ ظہیر الدین
خواجہ عبدالرحیم
خواجہ نظام الدین
خواجہ حسن شاہ
خواجہ عبدالرحیم بانڈے
الحاج غلام حسن بانڈے
متولی آثار شریف
درگاہ حضرت بل – سرینگر کشمیر
وفات – 2019ء

شاہ بدیع بانڈے
کاردار مدارالمہام — سرینگر
خواجہ محمد مومن
خواجہ حاجی محمد
سفیر دربار ہمایوں
خواجہ کاظم بانڈے
کاردار شانگس و کشن گھاٹی
خواجہ عبدالفتح
عرف خان زماں
شہید 1586ء سرینگر
خواجہ قاسم بانڈے
سفیر دربار اکبر
1586ء
خواجہ عبدالقادر
خواجہ عبدالحمید
خواجہ عبدالفتح
خواجہ محمد اسماعیل
خواجہ جلال بانڈے
خواجہ سعد اللہ
خواجہ حبیب اللہ
خواجہ مقیم
ڈھاکہ بنگال
خواجہ احسن اللہ
سلہٹ بنگال
خواجہ عبدالقادر
خواجہ علیم اللہ
خان بہادر محمد یحییٰ
نواب سر خواجہ عبدالغنی
نواب سر خواجہ احسن اللہ خان
نواب بہادر نواب سر سلیم اللہ خان
بانی آل انڈیا مسلم لیگ — ڈھاکہ 1906ء
خواجہ محمد اسماعیل
خواجہ شہزادہ
نواب حبیب اللہ
نوابزادہ نصراللہ
خواجہ ناظم الدین
گورنر جنرل پاکستان — 51-1948ء
وزیراعظم پاکستان — 53- 1951ء
خواجہ محمد عادل
خواجہ محمد جمیل
خواجہ محمد اعظم

شاہ بدیع بانڈے
کاردار مدارالمہام — سرینگر
خواجہ حاجی محمد
سفیر دربار ہمایوں
خواجہ محمد مومن
خواجہ قاسم بانڈے
سفیر دربار اکبر
خواجہ عبدالفتح
عرف خان زماں
شہید — 1586ء
خواجہ کاظم بانڈے
کاردار شانگس و کشن گھاٹی
خواجہ جعفر بانڈے کاردار
خواجہ لطیف کاردار
خواجہ سلام کاردار
کشن گھاٹی
خواجہ بہاالحق
خواجہ محمد جان
خواجہ عبدالشکور
خواجہ محمد اسلم
خواجہ غلام محمد
خواجہ بدرالدین
خواجہ محمد معظم
خواجہ محمد فاروق
خواجہ مکرم شاہ
خواجہ اکرم شاہ
فاریسٹ رینج افسر
1954ء وادئی کشمیر

خواجہ جعفر کاردار
شانگس و کشن گھاٹی
خواجہ لطیف کاردار
کشن گھاٹی
خواجہ سلام کاردار
خواجہ اعظم
خواجہ عثمان
خواجہ یعقوب کاردار
خواجہ رحمان
خواجہ جمال
خواجہ عقل جو
خواجہ حبیب
خواجہ اسد
خواجہ حیدر
خواجہ صفدر
خواجہ امین
نورالامین طاہر
خواجہ ارشاد
عبدالمنان
مقیم کراچی
خواجہ کبیر
خواجہ رحمان
خواجہ مہد جو
خواجہ محمد مقبول
خواجہ عبدالغنی
صدر معلم محکمہ تعلیم آزاد کشمیر
خواجہ حیات
خواجہ کرم جو
خواجہ لعل جو
خواجہ قادر جو
خواجہ علی جو
اکبر جو
سبحان جو
حبیب جو
جمال جو
خواجہ محمد یوسف
خواجہ محمد سعید
مقیم اسلام آباد ۔ پاکستان
گل جو
قاسم جو
کریم جو
خواجہ یوسف
خواجہ اسماعیل
ریٹائر معلم محکمہ تعلیم
خواجہ صدیق
خواجہ محمد رفیق
سپرنٹنڈنٹ محکمہ انصاف
خواجہ محمد فاروق
نائب تحصیلدار محکمہ مال
خواجہ محمد وقار
خواجہ محمد ابراہیم
خواجہ محمد اسد

شاہ بدیع بانڈے
کاردار مدارالمہام – سرینگر
خواجہ حاجی محمد
سفیر دربار ہمایوں
خواجہ محمد مومن
خواجہ قاسم بانڈے
سفیر دربار اکبر
1586ء
خواجہ عبدالفتح
عرف خان زماں
شہید 1586ء
خواجہ کاظم بانڈے
کاردار شانگس و کشن گھاٹی
خواجہ جعفر بانڈے – کاردار
خواجہ لطیف کاردار
خواجہ بہاالحق
خواجہ سلام کاردار
کاردار کشن گھاٹی
خواجہ اعظم
خواجہ عثمان
خواجہ یعقوب کاردار
کاردار کشن گھاٹی
خواجہ رحمان
خواجہ جمال
خواجہ عقل
خواجہ عبداللہ
کاردار کشن گھاٹی
خواجہ عزیز
خواجہ احد
خواجہ حبیب
خواجہ صمد
خواجہ غنی
خواجہ حسام الدین
خواجہ سیف الدین
زیلدار لودھروان
وادنی کشمیر
خواجہ احمد
خواجہ وزیر محمد
خواجہ عمر جو
خواجہ علی محمد
خواجہ ولی محمد
خواجہ حبیب
خواجہ خلیل
خواجہ طیب
خواجہ محمد اکبر
نذیر حسین بانڈے
خواجہ محمد جاوید
خواجہ محمد خورشید
محسن نذیر
کامران جاوید
ارسلان جاوید
عمران جاوید
دانیال خورشید
عبداللہ خورشید
دلدار خورشید
خواجہ سعید
خواجہ رفیق
خواجہ شفیق
خواجہ ایوب
خواجہ منظور
خواجہ شبیر
خواجہ نزیر
خواجہ مشتاق
خواجہ زاکر
خواجہ ارشاد
خواجہ منیر
خواجہ تنویر
خواجہ وقاص
خواجہ طاہر
خواجہ منصور
خواجہ امجد
خواجہ افضل
خواجہ دانش
صدیق ایوب
صادق ایوب
سلیم ایوب
وسیم ایوب

چنگیز خان
تولی خان
اوغدائی خان
چغتائی خان
جوچی خان
قبلائی خان
بلاکو خان
اریق بوقا
جنگم خان
احمد تکودار
نیکودر خان
تیمور خان
ارغون خان
سیمودر خان
بیانتو خان
م – 1320ء
گیخاتو خان
ججین خان
م – 1323ء
غازان خان
زنچنبال خان
م – 1328ء
ابوسعید بہادر خان
گیوک خان
کیدو خان
کاشان خان
کادان خان
بیجو خان
موجی خان
عبداللہ خان
قتلغ خواجہ
م – 1299ء
داؤد خواجہ
متوکن
یسونو خان
چوبی خان
غیاث الدین برق
یاسار خان
م – 1320ء
دعا خان
عیسان بوقا
م – 1318ء
تغلق تیمور
خضر خان
محمد خان
شیر علی اوغلان
ویس خان
یونس خان
نانا شہنشاہ بابر اعظم
مرزا محمد سعید
مرزا محمد جمشید
باتو خان
اوردا خان
برکہ خان
سرطاق
قن قوران
منجکے خان
اولاغچی
کوچو خان
ٹوڈے خان
توقتا خان
بیان خان
اوزبیگ خان
طغرلچا خان
تینی بیگ
جانی بیگ
ساسی بوقا
کیبک خان
ارزین خان زوالقدر
فاتح کشمیر 1320ء
کشمیر میں ارزین خان زوالقدر
کو زوالقدر خان تاتاری اور
زوالچو کہتے ہیں
اوردل خان
حملہ آور کشمیر
المعروف اولاچا – 1327ء
ملک سراج الدین
نگران سرینگر و وزیر اعظم
شاہ میر دور – 56 – 1339ء
چمطائی خان
حاکم ترکستان
عروس خان
تختمانش خان
امیر تیمور نے 1395ء میں
جنگ کے بعد گرفتار کر لیا
ملک اسرار الدین
ملک بدیع الزمان بانڈے
سفیر کشمیر – 11 – 1400ء
ملک نور الدین بانڈے
ملک شریف الدین بانڈے
شاہ بدیع بانڈے
کاردار مدارالمہام – سرینگر
1534ء میں کشمیر میں آنے والے سیلاب کی وجہ سے پڑنے والے قحط میں شاہ بدیع نے ہزاروں من غلہ منگوا کر قحط زدہ علاقوں میں
تقسیم کیا – اس وقت کے بادشاہ کشمیر سلطان محمد شاہ نے شاہ بدیع بانڈے کو **خواجہ** خطاب دیا جس کے معنی آقا ہیں اس کے بعد ملک
سراج الدین کی اولاد نے ملک کے بجائے نام کیساتھ خواجہ لکھنا شروع کیا
خواجہ حاجی محمد
سفییر دربار ہمایوں
مرزا حیدر دوغلت کیخلاف جنگ 1550ء کا سربراہ
خواجہ محمد مومن

the Mughals had been defeated at present owing to snow and rain, yet another army would soon arrive, and then it would be impossible for the Kashmīrī forces to continue resistance. Yūsuf Shāh should, therefore, proceed with the Rājā to the Emperor's presence.[1] Yūsuf Shāh held talks with the envoys the whole night, and finally entered into an understanding with them.[2] Early next morning, under the pretext that he was going to inspect the troops, he left the Kuārmast Pass, and went to the village of Barzala.[3] After cheering up the inhabitants and the soldiers there, he proceeded to Būliāsa where he inspected the army, and was told by the Mīr Bakhshī that it consisted of 15,000 horse, 25,000 foot and 7,000 musketeers. He then with a few horsemen escaped to the Mughal camp, which he joined on February 14, 1586.[4]

Although the Kashmīrīs had been betrayed by their ruler, their spirit was not broken. In place of Yūsuf Shāh they set up Ya'qūb as their Sulṭān and resumed the struggle against the invaders.[5] The Mughals suffered great hardships on account of snow, cold, rain, and scarcity of food. Taking advantage of this Bābā Ṭālib Isfahānī, Muḥammad Salim Kāshgharī, and other Kashmīrī commanders inflicted great loss upon them. Realising the terrible state of his army and also affected by the news of Zain Khān's defeat in the North-Western Frontier, Rājā Bhagwān Dās made peace overtures to Ya'qūb by sending Mīrzā Akbar Shāhī to him.[6] Ya'qūb agreed to cease hostilities, but the final treaty was concluded by the Rājā with Yūsuf Shāh.[7] It was

1. *Ibid.*, f. 189a.
2. *Ibid.*, f. 189b. H.M. and A.N. do not give the names of the envoys. But B.S. refers to one envoy as Mīrzā Qāsim, the grandson of Khwāja Ḥājī.
3. It is in the Badgām Taḥsīl, Bārāmūla dist.
4. H.M., f. 189b; A.N., iii, 724. But A.N. wrongly says that it was Yūsuf who sent an envoy to the Mughal camp expressing his desire to submit.
5. B.S., f. 176a. Fighting mostly took place in the pass of Būliāsa. Jahāngīr in his *Tuzuk,* ii, 132, says that it was in this pass that Ya'qūb fought against Bhagwān Dās. According to B.S., f. 177b, the Mughal camp was established in the village of Būliāsa.
6. B.S., f. 177a; H.M., ff. 199a-b; T.A., ii, 401. A.N., iii, 725, is incorrect in stating that "Kashmīrīs came forward with entreaties and proposed peace." See also M.T., ii, 363.
7. T.A., ii, 401; M.T., ii, 363.

بن موآتوکان بن چغتائی خان بن چنگیز خان۔

یونس خان کا حال

جب اتنا لکھا گیا ہے تو مناسب ہے کہ تھوڑا سا حال ان خوانین کا بھی بیان کر دیا جائے۔ یونس خاں اور ایسن بوغا خاں دونوں ویس خاں کے بیٹے تھے۔ یونس خاں کی ماں ترکنی تھی۔ شیخ نورالدین بیگ قوم قپچاق سے ایک امیر تھا جسکو امیر تیمور نے سردار بنایا تھا اُسکی بیٹی یا پوتی تھی۔ ویس خاں کے مرنیکے بعد مغلوں کے خاندان میں دو فرقے ہو گئے۔ جو فرقہ کم تھا وہ یونس خاں کی طرف ہو گیا۔ اور جو فرقہ زیادہ تھا وہ ایسن بوغا خاں کی جانب۔ اس سے پہلے یونس خاں کی بڑی بہن کی شادی الغ بیگ میرزا نے عبدالعزیز میرزا کے ساتھ کی تھی۔ اس مناسبت سے یہ بات ہوئی کہ ایرزن (جو نامدارین گروہ میں امیر تھا) اور میرک ترکمان (جو گروہ حراس[1] کے امرا میں سے تھا) یونس خاں کو قوم مغل کے تین چار ہزار گھروں[2] سمیت الغ بیگ میرزا پاس لائے تاکہ اُنسے مدد لیکر پھر مغلوں کی قوم کے سردار بنجائیں میرزا نے بے مروتی کی کہ بعض کو تو قید اور بعض کو ملک میں ادھر اُدھر پریشان کر دیا۔ اور خان کو عراق کی جانب بھیجدیا۔ یہی زمانہ مغلوں کے خاندان میں ایرزن کی تباہی کا حادثہ عظیم کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ خان برس دن سے زیادہ تبریز میں رہا۔ اُس زمانہ میں وہاں کا بادشاہ جہانشاہ بارانی قراقویلوق[3] تھا۔ وہاں سے خان شیراز میں آیا۔ شیراز میں شاہرخ میرزا کا دوسرا بیٹا سلطان ابراہیم میرزا حاکم تھا۔ پانچ چھ مہینے کے بعد ابراہیم سلطان میرزا مر گیا۔ اُسکا بیٹا عبداللہ میرزا اُسکا جانشین ہوا۔ خان نے عبداللہ میرزا کی نوکری کر لی۔ سترہ اٹھارہ برس تک خان وہیں رہا جس زمانہ میں سلطان الغ بیگ میرزا میں اور اُسکے فرزندوں میں جنگ ہوئی اُس زمانہ میں ایسن بوغا خاں نے موقع پاکر فرغانہ کو کند بادام تک برباد کر دیا۔ اور اندجان پہ قبضہ کرکے وہاں کے لوگوں کو قید کر لیا۔ جب سلطان ابوسعید میرزا بادشاہ ہوئے تو اُنہوں نے فوج جمع کر کے یانگی[4] سے اُس طرف آشپرہ[5] کے مقام پہ جو مغلستان میں ہے ایسن بوغا خاں کو کامل شکست دی۔ پھر سلطان ابوسعید میرزا نے ایسن بوغا خاں کے فتنہ و فساد سے بچنے کے لیے یہ تدبیر کی کہ یونس خاں کو اُس رشتے کے سبب سے کہ اُسکی بڑی بہن عبدالعزیز میرزا کی بیوی تھی عراق اور خراسان سے بلا کر دعوتیں کیں۔ اُسکو ٹھیک کر اپنا بنایا۔ اور مغلوں کے خاندان کا سردار کر کے مغلستان روانہ کیا۔ اس وقت ساغرچی قبیلہ کے تمام سردار

---

[1] نسخہ (خراس)
[2] تاتار کے لوگ اپنی قوم کا شمار گھروں سے اور خیموں وغیرہ سے کیا کرتے ہیں
[3] قراقویلوق یا قرہ قیلو ترکمان یعنی کالی بھیڑوں والے ترکمان۔ تاریخ فارس اور بغداد میں ان کے نام یہی لکھے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان قوموں کے جھنڈوں پر یہی علامتیں بنی ہوئی تھیں
[4] یانگی یا ینگی۔ شہر جدید جس کو عربی میں المدینۃ الجدید کہتے ہیں۔ یعنی اطرار دریائے سیر کے کنارے پہ ترکستان میں ایک شہر ہے
[5] نسخہ (آشپرہ) اس کا ذکر تاریخ تیموریہ میں آیا ہے۔ یانگی سے شمال مشرق کی جانب ایک ندی کے کنارے پر واقع تھا یہ آباد ہے

پشت نمبر		
9	اولاد خواجہ محمد موسیٰ بانڈے	
10	خواجہ عبدالکریم بانڈے	
11	خواجہ عبدالرزاق بانڈے	
12	خواجہ عبدالحکیم بانڈے	
13	خواجہ قدوس بانڈے	
14	خواجہ باقی بانڈے	خواجہ عبدالرحمٰن بانڈے
15	خواجہ محمد شریف بانڈے	خواجہ محمد سالار بانڈے
16	خواجہ حسن بانڈے۔ ان کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔	خواجہ عبدالجبار بانڈے
17		خواجہ عبدالقدوس بانڈے
18		خواجہ غلام رسول بانڈے
19		خواجہ ظہیر الدین بانڈے
20		خواجہ عبدالرحیم بانڈے۔ وفات 1288ھ
21		خواجہ نظام الدین بانڈے۔ وفات 1309ھ
22		خواجہ حسن شاہ بانڈے۔ وفات 1346ھ
23		خواجہ عبدالرحیم بانڈے۔ متولی درگاہ شریف حضرت بل سرینگر 1931ء

روپا خان

والا تبار خان

منصور خان

قدرت بیگ

لعل بیگ

رحمت بیگ

فضل بیگ

موسیٰ بیگ

نجم الدین

ملاں صوفی

بازگل

عالم الدین

محمد یاسین

غلام محی الدین

بشیر اللہ مغل

شبیر حسین

ظفر بشیر مغل

اکرام بشیر

عبدالقادر بشیر

وقار احمد

مراد خان

عبدالرحیم

علی محمد

سلطان محمد

عبدالکریم

عبدالمجید

عبدالحکیم

عبدالغفور

سبقت اللہ

محمد ابراہیم

میاں سلطان

میاں سیف الملوک

خواجہ نظا م الدین
اولیاء کیاں شریف

میاں طواسین

میاں عبدالمجید

میاں مرزا عبدالرشید

تومنہ خان
کچولا بہادر
قبل خان
ایروم جی برلاس
برقان بہادر
امیر مسوغو چیچن
یسوکا بہادر
قراچار نوئیاں
چنگیز خان
خان اعظم
ایجل نوئیاں
اینگیز نوئیاں
امیر برکل
امیر تیمور
شہنشاہ ثمرقند
میران شاہ
سلطان محمد مرزا
ابو سعید مرزا
عمر شیخ مرزا
ظہیرالدین بابر
شہنشاہ ہندوستان و کابل
نصیرالدین ہمایون
جلال الدین محمد اکبر
نورالدین جہانگیر
شاہ جہاں
اورنگزیب عالمگیر
معظم علی خان
اعظم علی خان
متا خان
چک خان
بیراج خان
روپا خان
والا تبار خان
منصور خان

تاریخی حوالہ جات

فاتح کشمیر 1320ء ارزین خان جسے کشمیر میں زوالقدر خان تاتاری اور زوالچو کہتے ہیں واپسی کے سفر میں طوفانی برفباری میں دیواسانی کے مقام پر بمعہ 72000 ہزار فوج اور 50000 ہزار قیدیوں کے سنو ایوالنچ میں مارا گیا -- زوالقدر خان تاتاری کا نام بابر نامہ صفحہ 10 سطر نمبر 9 پر ایرزن خان درج ہے جبکہ کشمیر انڈر دی سلطانز کے صفحہ 177 پیرا نمبر 2 سطر نمبر 8 پر زین خان درج ہے جبکہ تاریخ فرشتہ اور شجرہ ترکمین میں ارزن درج ہے تاریخ وفات 1320ء ہے اور سلسلہ اوردا سفید خیل ہے – ارزن خان کے واپس اوردا سرائے نہ پہنچ سکنے اور بڑے بیٹے کے ارزن کے ہمراہ گمنام ہو جانے اور چھوٹے بیٹے چمطانی خان کی عمر صرف دو سال ہونے کی وجہ سے ترکستان کی عنان حکومت شیبان خان کی اولاد میں سے ارزن خان کے چچازاد بھائی مبارک خواجہ کو بطور اطالیق حوالہ کیا گیا – 1344ء میں چمطانی خان کے جوان اور حکومت سنبھالنے کے قابل ہونے پر ترکستان سفید خیل کا اقتدار حوالے کیا گیا

ملک سراج الدین بن زولقدر خان تاتاری سلطان شاہ میر کے دور میں شاہی محل شاہی اصطبل اور شاہی خزانے کے محافظ اور وزیر اعظم تھا –سلطان جمشید کو 1343ء میں معزول کر کے سلطان علاالدین کو بادشاہ کے منصب پر فائز کروانے میں ملک سراج الدین نے کلیدی کردار ادا کیا – تاریخ ملکان کشمیر صفحہ – 53 – 252 کشمیر انڈر دی سلطانز صفحہ نمبر 68

سلطان علاالدین کی وفات 1356ء کے بعد اسکے جانشین نے ملک سراج الدین اور اسکے بیٹے ملک اسرارالدین کو گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا 1360ء میں دوران قید ملک سراج الدین کی موت پر ملک اسرارالدین کو رہا کیا گیا

ملک بدیع الزمان بن ملک اسرارالدین بن ملک سراج الدین بطور سفیر کشمیر دربار تیمور صاحبقراں ثمرقند مقرر ہو کر حاضر ہوا جب امیر تیمور کو معلوم ہوا کہ ملک بدیع الزمان معزول حاکم ترکستان تختمانش خان جو 1395ء کی جنگ سرائے کے بعد سے بمعہ خاندان کے تیمور کی قید میں تھا کا چچا زاد بھائی ہے تو تیمور نے ملک بدیع الزمان کو بھی تختمانش خان کے ساتھ قرشی میں قید کر دیا تیمور کی موت کے کافی عرصہ بعد تیمور کے جانشین میران شاہ نے ملک بدیع الزمان کو رہا کر کے واپس کشمیر روانہ کیا –

تاریخ ملکان کشمیر صفحہ 262

شاہ بدیع اللہ عرف شاہ بادی کاردار مدارالمہام سرینگر نے سیلاب 1534ء کے بعد آنے والے قحط میں ہزاروں من غلہ باہر سے منگوا کر قحط زدہ علاقوں میں تقسیم کیا جس پر اسوقت کے بادشاہ کشمیر سلطان محمد شاہ نے شاہ بدیع اللہ کو خواجہ کا خطاب دیا جس کے معنیٰ آقا ہیں اسکے بعد ملک سراج الدین کی اولاد نے لقب ملک لکھنا چھوڑ کر لقب خواجہ لکھنا شروع کیا

تاریخ ملکان کشمیر صفحہ 252

خواجہ حاجی محمد بن شاہ بدیع اللہ دربار ہمایوں میں سلطنت کشمیر کی طرف سے سفیر تھا – مرزا حیدر دوغلت کے خلاف مہم 1550ء کا سربراہ خواجہ حاجی محمد تھا – مرزا حیددر دوغلت قلعہ خیام سرینگر میں خواجہ حاجی محمد کے خیمے کے باہر اپنے تیرچی قور شاہ کے تیر سے زخمی ہو کرفوت ہوا

گلدستہ کشمیر از پنڈت نرائن کول خستہ – تاریخ اعظمی – کشمیر انڈر دی سلطانز صفحہ 164

خواجہ قاسم بانڈے جسے مرزا قاسم شاہ بھی کہا جاتا ہے سلطنت کشمیر کی طرف سے دربار شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر میں سفیر مقرر تھا – 1586ء کی جنگ مابین بادشاہ ہند اور سلطان کشمیر میں دونوں بادشاہان میں معاندہ کروانے کے صلے میں بادشاہ جلال الدین محمد اکبر نے ڈھاکہ و سلہٹ بنگال بطور انعام خواجہ قاسم بانڈے کو بطور جاگیر عطا کیا – بانی آل انڈیا مسلم لیگ نواب سر نواب بہادر سر سلیم اللہ خان اور گورنر جنرل و وزیراعظم پاکستان خواجہ ناظم الدین خواجہ قاسم بانڈے کی اولاد میں سے ہیں

تاریخ ملکان کشمیر صفحہ 252 و 261 کشمیر انڈر دی سلطانز صفحہ 164

شاہ بدیع اللہ عرف شاہ بادی کاردار مدار المہام سرینگر 60 – 1525ء کے بیٹے خواجہ کاظم بانڈے کی اولاد تسلسل کے ساتھ 1886ء تک کاردار شانگس و کاردار کشن گھاٹی موجودہ وادئی نیلم کے منصب پر فائز رہی – آخری کاردار خواجہ عبداللہ جو بن خواجہ یعقوب جو کی وفات کے بعد ڈوگرہ مہاراجہ نے کاردار کا عہدہ ختم کرکے ہر کارداری کے علاقے کو دو دو زیلداریوں میں منقسم کیا اور علاقہ کشن گھاٹی کیلیئے ملک انور اور علاقہ لودھروان کیلیئے خواجہ عبداللہ جو کے بڑے صاحبزادے خواجہ سیف الدین کو زیلدار مقرر کیا

وجہ تسمیہ بانڈے گوت

1 - ملک سراج الدین بن زوالقدر خان تاتاری 1356ء سے وقت موت 1360ء تک سلطان علاالدین کا بوقت تخت نشینی ساتھ دینے پر قید رہا

2 – ملک اسرار الدین بن ملک سراج الدین کو بھی والد کے ساتھ قید خانے میں ڈال دیا گیا جہاں سے 1360ء میں والد ملک سراج الدین کی وفات کے بعد رہائی ملی

3 – ملک بدیع الزمان بن ملک اسرار الدین بن ملک سراج الدین بطور سفیر کشمیر دربار تیمور صاحبقراں ثمرقند میں 1400ء میں حاضر ہوا جب تیمور کو معلوم ہوا کہ ملک بدیع الزمان معزول حاکم ترکستان تختمانش خان کا چچا زاد بھائی ہے تو ملک بدیع کو بھی گرفتار کرکے تختمانش خان کے ساتھ قرشی میں قید کر دیا گیا جہاں سے تیمور کی وفات کے بعد رہائی ملی

مسلسل تین نسلوں کے مختلف ادوار میں قید بھگتنے اور ترکستان میں موجود چچا زاد حکمران تختمانش کا بمعہ سارے کے سارے زوالقدر خاندان کے تیمور کی قید میں چلے جانے کا سن کر اہل کشمیر نے ملک بدیع الزمان جو تیمور کی قید سے رہا ہو کر آیا تھا کو بانڈے ملک کہنا شروع کر دیا بانڈے بمعنی قیدی اس طرح لفظ بانڈے رفتہ رفتہ گوت بن گئی

بانڈے عماندین کا سرینگر سکردو شاہراہ پر بانڈی پورہ آباد کرنے میں یہ امر بھی شامل ہیکہ انکے جد امجد کی موت اور طاقت کا خاتمہ اس مقام کے نذدیک دیواسانی سکردو میں ہوا – اس شاہراہ اور اس علاقے کے ساتھ انکی جذباتی وابستگی رہی ہے - اسی طرح جب کشن گھاٹی میں لوات اور کیرن کے درمیان خواجہ عبدالسلام کاردار کشن گھاٹی نے گاؤں آباد کیا تو اسکا نام ارزن خان زوالقدر کے نانا نیکودر کے نام پر نگدر رکھا تاکہ جذباتی وابستگی اور بزرگوں کی یاد برقرار رہے

شاہ بدیع بانڈے
کاردار مدارالمہام – سرینگر
خواجہ حاجی محمد
سفیر دربار ہمایوں
خواجہ محمد مومن
خواجہ عبدالکریم
خواجہ عبدالرزاق
خواجہ عبدالحکیم
خواجہ قدوس بانڈے
خواجہ عبدالرحمان بانڈے
خواجہ بلاقی بانڈے
خواجہ محمد شریف بانڈے
خواجہ حسن بانڈے
وزیر اعظم و مدارالمہام
سرینگر کشمیر – 1786ء
اولاد پونچھ میں ہے
خواجہ سخی بانڈے
اولاد سکردو میں ہے
خواجہ محمد سالار بانڈے
خواجہ عبدالجبار بانڈے
خواجہ عبدالقدوس
خواجہ غلام رسول
خواجہ ظہیر الدین
خواجہ عبدالرحیم
خواجہ نظام الدین
خواجہ حسن شاہ
خواجہ عبدالرحیم بانڈے
الحاج غلام حسن بانڈے
متولی آثار شریف
درگاہ حضرت بل – سرینگر کشمیر
وفات – 2019ء

شاہ بدیع بانڈے
کاردار مدارالمہام — سرینگر
خواجہ حاجی محمد
سفیر دربار ہمایوں
خواجہ محمد مومن
خواجہ قاسم بانڈے
سفیر دربار اکبر
1586ء
خواجہ عبدالفتح
عرف خان زماں
شہید 1586ء سرینگر
خواجہ کاظم بانڈے
کاردار شانگس و کشن گھاٹی
خواجہ عبدالقادر
خواجہ عبدالحمید
خواجہ عبدالفتح
خواجہ محمد اسماعیل
خواجہ جلال بانڈے
خواجہ سعد اللہ
خواجہ حبیب اللہ
خواجہ احسن اللہ
سلہٹ بنگال
خواجہ مقیم
ڈھاکہ بنگال
خواجہ علیم اللہ
خواجہ عبدالقادر
نواب سر خواجہ عبدالغنی
خان بہادر محمد یحییٰ
نواب سر خواجہ احسن اللہ خان
نواب بہادر نواب سر سلیم اللہ خان
بانی آل انڈیا مسلم لیگ — ڈھاکہ 1906ء
نواب حبیب اللہ
نوابزادہ نصراللہ
خواجہ شہزادہ
خواجہ محمد اسماعیل
خواجہ ناظم الدین
گورنر جنرل پاکستان — 51-1948ء
وزیراعظم پاکستان — 53- 1951ء
خواجہ محمد جمیل
خواجہ محمد عادل
خواجہ محمد اعظم

شاہ بدیع بانڈے
کاردار مدارالمہام — سرینگر
خواجہ محمد مومن
خواجہ حاجی محمد
سفیر دربار ہمایوں
خواجہ کاظم بانڈے
کاردار شانگس و کشن گھاٹی
خواجہ عبدالفتح
عرف خان زماں
شہید — 1586ء
خواجہ قاسم بانڈے
سفیر دربار اکبر
خواجہ جعفر بانڈے کاردار
خواجہ بہاالحق
خواجہ لطیف کاردار
خواجہ محمد جان
خواجہ سلام کاردار
کشن گھاٹی
خواجہ عبدالشکور
خواجہ محمد اسلم
خواجہ غلام محمد
خواجہ بدرالدین
خواجہ محمد معظم
خواجہ محمد فاروق
خواجہ مکرم شاہ
خواجہ اکرم شاہ
فاریسٹ رینج افسر
1954ء وادئی کشمیر

خواجہ جعفر کاردار
شانگس و کشن گھاٹی
خواجہ لطیف کاردار
کشن گھاٹی
خواجہ سلام کاردار
خواجہ اعظم
خواجہ عثمان
خواجہ یعقوب کاردار
خواجہ رحمان
خواجہ جمال
خواجہ عقل جو
خواجہ کبیر
خواجہ رحمان
خواجہ حبیب
خواجہ اسد
خواجہ حیدر
خواجہ صفدر
خواجہ امین
خواجہ ارشاد
نورالامین طاہر
عبدالمنان
مقیم کراچی
خواجہ مہد جو
خواجہ محمد مقبول
خواجہ عبدالغنی
صدر معلم محکمہ تعلیم آزاد کشمیر
خواجہ حیات
خواجہ کرم جو
خواجہ لعل جو
خواجہ قادر جو
خواجہ علی جو
اکبر جو
سبحان جو
حبیب جو
جمال جو
خواجہ محمد یوسف
خواجہ محمد سعید
مقیم اسلام آباد – پاکستان
گل جو
قاسم جو
کریم جو
خواجہ یوسف
خواجہ اسماعیل
ریٹائر معلم محکمہ تعلیم
خواجہ صدیق
خواجہ محمد رفیق
سپرنٹنڈنٹ محکمہ انصاف
خواجہ محمد فاروق
نائب تحصیلدار محکمہ مال
خواجہ محمد وقار
خواجہ محمد ابراہیم
خواجہ محمد اسد

شاہ بدیع بانڈے
کاردار مدارالمہام – سرینگر
خواجہ حاجی محمد
سفیر دربار ہمایوں
خواجہ محمد مومن
خواجہ قاسم بانڈے
سفیر دربار اکبر
1586ء
خواجہ عبدالفتح
عرف خان زماں
شہید 1586ء
خواجہ کاظم بانڈے
کاردار شانگس و کشن گھاٹی
خواجہ جعفر بانڈے – کاردار
خواجہ لطیف کاردار
خواجہ بہاالحق
خواجہ سلام کاردار
کاردار کشن گھاٹی
خواجہ اعظم
خواجہ عثمان
خواجہ یعقوب کاردار
کاردار کشن گھاٹی
خواجہ رحمان
خواجہ جمال
خواجہ عقل
خواجہ عبداللہ
کاردار کشن گھاٹی
خواجہ عزیز
خواجہ احد
خواجہ حبیب
خواجہ صمد
خواجہ غنی
خواجہ حسام الدین
خواجہ سیف الدین
زیلدار لودھروان
وادئی کشمیر
خواجہ احمد
خواجہ وزیر محمد
خواجہ عمر جو
خواجہ علی محمد
خواجہ ولی محمد
خواجہ حبیب
خواجہ خلیل
خواجہ طیب
خواجہ محمد اکبر
نذیر حسین بانڈے
خواجہ محمد جاوید
خواجہ محمد خورشید
محسن نذیر
کامران جاوید
ارسلان جاوید
عمران جاوید
دانیال خورشید
عبداللہ خورشید
دلدار خورشید
خواجہ سعید
خواجہ رفیق
خواجہ شفیق
خواجہ ایوب
خواجہ منظور
خواجہ شبیر
خواجہ نزیر
خواجہ مشتاق
خواجہ زاکر
خواجہ ارشاد
خواجہ منیر
خواجہ تنویر
خواجہ وقاص
خواجہ طاہر
خواجہ منصور
خواجہ امجد
خواجہ افضل
خواجہ دانش
صدیق ایوب
صادق ایوب
سلیم ایوب
وسیم ایوب

چنگیز خان
جوچی خان
چغتائی خان
اوغدائی خان
تولی خان
باتو خان
اوردا خان
برکہ خان
سرطاق
قن قوران
منجکے خان
اولاغچی
کوچو خان
ٹوڈے خان
توقتا خان
بیان خان
اوزبیگ خان
طغرلچا خان
تینی بیگ
جانی بیگ
ساسی بوقا
کیبک خان
ارزین خان زوالقدر
فاتح کشمیر 1320ء
کشمیر میں ارزین خان زوالقدر
کو زوالقدر خان تاتاری اور
زوالچو کہتے ہیں
اوردل خان
حملہ آور کشمیر
المعروف اولاچا – 1327ء
ملک سراج الدین
نگران سرینگر و وزیر اعظم
شاہ میر دور – 56 – 1339ء
چمطائی خان
حاکم ترکستان
عروس خان
تختمانش خان
امیر تیمور نے 1395ء میں
جنگ کے بعد گرفتار کر لیا
ملک اسرار الدین
ملک بدیع الزمان بانڈے
سفیر کشمیر – 11 – 1400ء
ملک نور الدین بانڈے
ملک شریف الدین بانڈے
شاہ بدیع بانڈے
کاردار مدارالمہام – سرینگر
1534ء میں کشمیر میں آنے والے سیلاب کی وجہ سے پڑنے والے قحط میں شاہ بدیع نے ہزاروں من غلہ منگوا کر قحط زدہ علاقوں میں
تقسیم کیا – اس وقت کے بادشاہ کشمیر سلطان محمد شاہ نے شاہ بدیع بانڈے کو **خواجہ** خطاب دیا جس کے معنی آقا ہیں اس کے بعد ملک
سراج الدین کی اولاد نے ملک کے بجائے نام کیساتھ خواجہ لکھنا شروع کیا
خواجہ حاجی محمد
سفییر دربار ہمایوں
مرزا حیدر دوغلت کیخلاف جنگ 1550ء کا سربراہ
خواجہ محمد مومن
متوکن
بیجو خان
یسونو خان
موجی خان
چوبی خان
غیاث الدین برق
عبداللہ خان
یاسار خان
م – 1320ء
دعا خان
قتلغ خواجہ
م – 1299ء
عیسان بوقا
م – 1318ء
داؤد خواجہ
تغلق تیمور
خضر خان
محمد خان
شیر علی اوغلان
ویس خان
یونس خان
نانا شہنشاہ بابر اعظم
مرزا محمد سعید
مرزا محمد جمشید
گیوک خان
کیدو خان
کاشان خان
کادان خان
قبلائی خان
ہلاکو خان
اریق بوقا
جنگم خان
احمد تکودار
نیکودر خان
تیمور خان
ارغون خان
سیمودر خان
بیانتو خان
م – 1320ء
گیخاتو خان
ججین خان
م – 1323ء
غازان خان
زنچنبال خان
م – 1328ء
ابوسعید بہادر خان